26149 ـ نماز تراویح میں دعا لمبی کرنا

سوال

رمضان المبارك میں بعض مساجد كے امام دعاء لمبی كرتے ہیں، اور بعض چھوٹی، اس میں سے صحیح كیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

صحیح یہ ہے كہ نہ تو اس میں غلو كیا جائے اور نہ ہی كمی، دعا اتنی لمبی كرنا كہ لوگوں پر مشقت ہو یہ ممنوع ہے، كیونكہ جب نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم تك یہ بات پہنچی كہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ اپنی قوم كے لوگوں كو لمبی نماز پڑھاتے ہیں تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بہت ناراض اور غصہ ہوئے، انہوں نے كبھی كسی وعظ میں اتنی ناراضگی نہیں كی، اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ كو فرمایا:

" اے معاذ كیا تم فتنہ باز ہو "

صحیح بخاری كتاب الادب حدیث نمبر (6106) صحیح مسلم كتاب الصلوۃ حدیث نمبر (465).

لہذا انہي كلمات پر اكتفاء كرنا جو احادیث میں وارد ہیں، یا پھر كچھ زیادہ كر لے.

اس میں كوئی شك و شبہ نہیں كہ دعا كو بہت زیادہ لمبا كرنا لوگوں كے لیے مشقت اور انہیں كے لیے تكلیف كا باعث بنتا ہے، اور خاص كر كمزور اور ضعیف لوگوں كے لیے، اور لوگوں میں بعض لوگوں نے كام كاج پر بھی جانا ہوتا ہے، لیكن وہ امام سے قبل جانا پسند نہیں كرتے، اور امام كے ساتھ رہنا ان كے لیے مشكل اور مشقت كا باعث ہوتا ہے، لہذا میری امام بھائیوں سے گزارش ہے كہ وہ میانہ روی سے كام لیں، اور اسی طرح انہیں بعض اوقات دعاء نہیں كرنی چاہیے تا كہ عام لوگ یہ خیال نہ كریں كہ دعا واجب اور فرض ہے.

واللہ اعلم .